# حقوقِ اولاد اسلام میں

محمد بشیر الطیب خطیب جمعہ کویت

**نحمده و نصلی علی رسوله الکریم**

**اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم**

**بسم الله الرحمن الرحیم.**

**یوصیکم الله فی او لادکم للذکر مثل حظ الانثیین . (النساء)**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔

محترم قارئین کرام!

آج جب معاشرے پر نظر ڈالتا ہوں تو بہت سارے حقوق پامال ہوتے دیکھتا ہوں۔ جس سے جسم میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور پھر آخرت کے مناظر جو نبی رحمت ﷺ نے اس امت کی اصلاح کے لئے بیان فرمائے جو قیامت تک کے لئے ایک رہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں ہر دور اور قیامت تک آنے والی انسانیت کے لئے واضح نصیحت ہے۔

لیکن جب آج کے حالات کو سامنے رکھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس بسنے والی مخلوق نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہی نہیں بلکہ ان کے تصور میں وہ ہی تصور سرایت کر گیا ہے جو اسلام سے پہلے لوگوں میں تھا کہ مرنا ہے لیکن مرنے کے بعد کچھ نہیں ہونا جب ہڈیاں مٹی ہو جائیں گی تو پھر بھلا کیسے پیدا ہونا ہے اور اپنے کئے کا حساب وغیرہ کا کیا سوال؟ جس کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسین میں بیان کیا ہے۔

ترجمہ: اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا" کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے آپ ﷺ جواب دیجیے کہ وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے

اگر انسان کو وہ دن یاد آ جائے تو پھر یہ حقوق کا خیال رکھے کیونکہ اس دن تو ہر ہر چیز سامنے کھلی ہوئی کتاب کی طرح آنی ہے اور اس نے خود پڑھ لینا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے مقدس کتاب قرآن مجید سورۃ بنی اسرائیل میں بیان فرمایا ہے

ترجمہ: پس یہ لوگ اپنے اعمال نامہ کو پڑھنے لگیں گے اور دھاگے برابر بھی ظلم نہ کئے جائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو خود ہی اپنی کتاب کو پڑھ لے کہیں تجھے اس میں شک نہ ہو کہ میں نے کوئی اپنی طرف سے تیرے ساتھ زیادتی کی ہو۔ بلکہ جو تو نے کیا ہوا ہے تجھے سب کچھ یاد آ جائے گا اور تو خود ہی دیکھ لے گا۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا

ترجمہ: خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے آج تو خود ہی اپنے حساب کو کافی ہے۔ جب انسان خود پڑھے گا تو اس کو یقین ہو جائے گا کہ اس کی کتاب میں وہ سب کچھ درج ہے جس کا اس کو دنیا میں کبھی خیال بھی نہ آیا بلکہ اس نے کبھی اس بارے میں سوچا بھی نہ تھا تو پھر زبان حال سے یہ کہہ اٹھے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سورۃ کہف آیت نمبر ۴۹ میں فرمایا اور اس کی زبان سے یہ بیان فرمایا:

ترجمہ: اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا عمل بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

وہ دن ایسا ہوگا کہ انسان اپنی آنکھوں سے چھوٹی سے چھوٹی نیکی اور بدی کو دیکھ لے گا۔ سورۃ زلزلہ آیت ۸،۷ میں اللہ تعالیٰ نے اس کی یوں وضاحت فرمائی ہے۔

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔

قارئین کرام: یہ سب آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کل قیامت کو انسان کے سب کئے ہوئے اعمال کا حال اس کے سامنے ہوگا اور پھر انسان خواہ مومن ہو یا کافر افسوس کرے گا لیکن یہ افسوس اس دن کسی کام نہیں آئے گا اس لئے بندہ ناچیز نے یہ چند سطور بطور تمہید توجہ مبذول کرانے کے لئے پیش خدمت کی ہیں مضمون کی طوالت کے ڈر سے آیات کا ترجمہ ہی پیش کیا ہے تا کہ قاری کو اصل مسئلہ سمجھنے میں آسانی رہے۔ اور جس پر پھر کل قیامت کے دن لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

آج جس مسئلہ کو آپ کی توجہ کا مرکز بنانا چاہتا

ہوں وہ ہے حقوق اولاد اسلام کی نظر میں۔ جس پر اس دور میں بڑی بے احتیاطی برتی جاتی ہے۔ اس کے دو سبب ہیں۔

(۱) والدین کے افکار مغربی تہذیب کے دلدادہ ہوتے ہیں (۲) یا پھر جہالت اور اسلام کی تعلیم سے دوری کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

جس سے آج نئی نسل تباہ و برباد ہو رہی ہے اور والدین آخرت کو بھولے ہوئے ہیں اور اولاد کے بارے میں ایسے فیصلے کرتے ہیں جو بالکل قرآن وحدیث کے خلاف ہوتے ہیں اور پھر اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے کہ کل قیامت کو اس بارے میں کہیں ہم سے جواب طلبی نہ ہو جائے۔ اگر ہو گی پھر کیا کریں گے۔ حقوق پھر حقوق ہیں۔ خواہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہوں یا حقوق العباد۔ حقوق العباد کا مسئلہ بڑا سنگین ہے یہ جب تک ادا نہ کئے گئے چھٹکارہ نہیں ہوگا خواہ بیٹی ہو یا بیٹا وہاں انہوں نے مطالبہ کر لینا ہے۔ کیونکہ آج ہم ان حقوق کی پرواہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورۃ تغابن آیت نمبر ۱۵ میں فرمایا:

ترجمہ: تمہارے مال اور اولاد سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

یہ فتنہ اس وقت ہی بنتے ہیں جب ہم نے ان کی تعلیم و تربیت اسلامی افکار پر استوار نہ کی اور ہم نے مغربی افکار کی تقلید کی یہ پھر دنیا اور آخرت میں ہمارے لئے فتنہ بن جائیں گے۔ اس لئے اب وقت ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں سے کر لیں تاکہ یہ کل ہمارے مرنے کے بعد قیامت کو ذریعہ نجات بن سکیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ تحریم آیت نمبر ۶ میں اہل ایمان کو آگاہ فرمایا ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں۔ جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔

## اولاد کی تربیت و تعلیم:

ہر مسلمان کے لئے سب سے پہلا کام اپنے بچوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت اور ان کو اچھے اخلاق سکھانے کیلئے ہر طرح کی کوشش کرنا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے بچوں کی تربیت کو ایک فرض سمجھ رکھا ہے۔ اور اس کے لئے ہر طرح کی مالی قربانی کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

اولاد کے حق میں ماں باپ اس سے زیادہ احسان نہیں کر سکتے کہ ان کی تربیت اچھے طریقہ سے کریں ان کو بری عادتوں سے بچنا سکھائیں اور کام کی باتیں اختیار کرنے کا اہل بنائیں۔ ماں کی گود اس کے لئے پہلا مدرسہ ہوتا ہے جس میں بچہ پروان چڑھتا ہے اگر یہ گود نیک ہے تو اس کی تعلیم و تربیت بھی اس ماحول میں ہوگی کیونکہ ماں اس کی تربیت میں بڑا کردار ادا کرتی ہے اس لئے نبی رحمت ﷺ نے حکم دیا کہ اپنی اولاد کو سب سے پہلے نماز کی ترغیب دو اور نماز کا طریقہ سکھاؤ اور نماز یاد کرواؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور نماز کے لئے مارو جب وہ دس سال کی عمر کے ہوں اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کر دو۔ یعنی نماز کی ترغیب دو اور ان کو نماز کا طریقہ سکھاؤ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو پھر ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان پر واضح کر دینا چاہیے کہ تمہارا نماز نہ پڑھنا ہماری ناراضگی کا باعث ہوگا تاکہ اسلام کے اس بنیادی رکن کے یہ پابند ہو جائیں اور پھر اس عمر میں ان کے بستر الگ کر دینے چاہئیں۔ کیونکہ اب ان کو ایک دوسرے کا شعور ہو گیا ہے یہاں پر ان کو شرم و حیاء کا درس دیا گیا ہے تاکہ یہ بہن بھائی کی تمیز کر سکیں۔ یہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم و تربیت ہے جو مغربی تہذیب یا کسی دوسرے مذہب میں آپ کو نظر نہیں آئے گی اگر آپ نے اس طرح اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ یہ آپ کے لئے رحمت نہ بنیں یہ دنیا اور آخرت میں ضرور ذریعہ نجات بن جائیں گے۔

## لڑکیوں کی تربیت پر جنت کی بشارت:

اگر آپ کے پاس صرف لڑکیاں ہی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا اور بھی بڑا انعام ہے آپ کو چاہیے کہ ان کی پوری طرح سرپرستی کریں۔ ان کو دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ کریں ان کے ساتھ مہربانی اور لطف و کرم کا سلوک کریں اور جب یہ بالغ ہو جائیں تو ان کی شادی شریعت کے مطابق کسی دیندار لڑکے کے ساتھ کریں جو شخص ایسا کرتا ہے گلدستہ احادیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ بلکہ اس خوش نصیب کو اپنے ساتھ ساتھ بتایا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی دیکھ بھال کی اور پرورش کی یہاں تک کہ وہ سب بلوغت کو پہنچ گئیں۔ تو وہ قیامت کے دن آئے گا۔ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں (یعنی ملا کر دکھایا کہ اس طرح ساتھ ساتھ ہونگے۔ رواہ مسلم)

دوسری حدیث جو کہ مسلم شریف میں ہی ہے

آپ نے جنت کے واجب ہونے کے بارے کہا:

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے آئی میں نے اسے کھانے کیلئے تین کھجوریں دیں پس اس نے دو کھجوریں تو اپنی دو بیٹیوں کو دے دیں اور ایک کھجور اس نے کھانے کیلئے اپنے منہ کی طرف بڑھائی تو وہ بھی اس سے اس کی بیٹیوں نے مانگ لی چنانچہ اس نے وہ کھجور بھی جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیے مجھے اس کی یہ بات بڑی اچھی لگی میں نے اس واقعے کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس عمل کی وجہ سے جنت واجب فرمادی ہے یا یہ فرمایا کہ اس وجہ سے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے"

یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ لڑکیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت اسلامی طریقہ پر کر کے ان سے جنت کی بشارت کا مستحق بنا جائے۔ عموماً ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کو بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کی پیدائش سے لوگ خوش نہیں ہوتے اسلام نے ان کی عزت و توقیر کی بحالی کے لئے ایسی ہدایات دیں جس سے لڑکیوں کے حقوق کا نہ صرف تحفظ کیا بلکہ ان کی عزت و تکریم کا خوب خوب اہتمام کیا اور انکی پرورش اور تعلیم و تربیت کو حصول جنت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ تاکہ لوگ (جو اسلام سے پہلے عرب کی حالت تھی کہ وہ انکی پیدائش سے شرم کے مارے گھروں سے باہر نہیں نکلتے تھے جب تک اپنی لخت جگر بیٹیوں کو ختم نہیں کر لیتے) بیٹیوں کی ولادت اور انکی تعلیم و تربیت پر خوشی محسوس کریں۔

عربوں کے اس پرانے دستور کو مٹانے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے قانون اسلام جاری کیا اور لوگوں کو خوشخبری سنائی کہ جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی اور انکی تعلیم و تربیت میں اپنی محنت اور مال کو خرچ کر کے ان کو اس قابل بنا دیا کہ وہ اسلامی سوسائٹی میں اپنے دین اسلام اور دنیاوی فرائض انجام دینے کے قابل ہوگئیں تو جنت میں یہ خوش نصیب آپ ﷺ کے قریب ترین شخص ہوگا۔

## اولاد پر خرچ کرنا:

وہ مال جو انسان اولاد پہ خرچ کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مقام رکھتا ہے یہ خرچ کیا ہوا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کئے ہوئے مال سے زیادہ افضل اور اجر عظیم کا مقام رکھتا ہے۔ قرآن وحدیث میں اہل وعیال پر خرچ کرنے کو واجب قرار دیا ہے کیونکہ سب سے پہلے اپنے بچوں کی خوراک و پوشاک پر خرچ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ اور اسی میں اس کے لئے زیادہ اجر ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ترجمہ "اور باپ پر، جس کا وہ بچہ ہے ان کا کھانا اور لباس ہے دستور کے مطابق"

اس طرح نبی رحمت ﷺ نے فرمایا "حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک وہ دینار ہے جسے تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرے اور ایک وہ دینار ہے جو کسی گردن (کے آزاد کرنے) میں خرچ کرے اور ایک وہ دینار ہے جو تو کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک وہ دینار ہے جو تو اپنے اہل وعیال (یعنی بال بچوں) پر خرچ کرے ان میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس دینار میں ہے جو تو اپنے بچوں پر خرچ کرے" (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں یوں نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو صحیح مسلم میں ہے کہ "ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابوعبدالرحمٰن بن عبدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جسے وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کرے۔ اور پھر وہ دینار ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی سواری پر خرچ کرے اور پھر وہ دینار ہے جسے اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ (رواہ مسلم)

اس طرح نبی رحمت ﷺ ایک اور حدیث میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے اہل وعیال پر اجر وثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے اور ان کی دینی اور دنیاوی ضروریات کو اسلام کے مطابق پورا کرتا اور خرچ کرتا ہے تو یہ خرچ کرنا صدقہ میں شمار ہوتا ہے۔ "حضرت ابومسعود البدریؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کیلئے صدقہ میں شمار ہوتا ہے" (رواہ البخاری ومسلم)

اولاد کے نان نفقہ کے بارے میں جو اس کے ذمہ ہے اگر اس میں اس نے کوئی کوتاہی کی تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ "آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی روزی کا ذمہ دار ہے ان کے حقوق کو ضائع کردے" اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اولاد کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے اور ایسے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

## اولاد میں عدل وانصاف کرنا:

اولاد میں عدل وانصاف کرنا۔ خواہ وراثت کا مسئلہ ہو یا وصیت کا، جائیداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔ لڑکی ہو یا لڑکا کسی کو بھی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا خواہ اولاد نافرمان ہو یا فرمانبردار ان کے حقوق میں عدل وانصاف کو روا رکھنا ضروری امر ہے۔

لیکن آج کل حقوق کو جس طرح پامال کیا جاتا ہے اس میں کئی حیلے بہانے بیان کئے جاتے ہیں جو کہ شرعی نہیں ہوتے۔ اور پھر خصوصا لڑکیوں کے حقوق کو جس طرح پامال کیا جاتا ہے اور دبا دیا جاتا ہے اور ان کو جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ سے محروم کیا جاتا ہے اور ہر طرح کے بہانے پیش کئے جاتے ہیں کبھی جہیز کا بہانہ اور یہ کہہ کر کہ انہوں نے کون سی کمائی کر کے والدین کو دی ہے حالانکہ اوپر سطور میں ان کی تربیت میں جو والدین نے کاوش و محنت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جو جنت کی بشارت دی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز لینا ہے۔ اور پھر ان کے حقوق کو اللہ کے رسول ﷺ نے واضح بیان فرمایا ہے جس قدر ان کے حقوق کا معاملہ حساس اور نازک ہے اسی قدر اس میں کوتاہی برتی جاتی ہے۔ عوام تو کیا خواص بھی اس میں محتاط نہیں عوام کی کوتاہی کا سبب تو ان کی جہالت ہے لیکن خواص اپنے علم و فضل کے دستار اور حاجی و نمازی ہونے کے باوجود بھی اس میں کوتاہی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور زندگی میں کئی اپنی اولاد میں ایسی تقسیم کر جاتے ہیں یا ایسی وصیت کر جاتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد یہ ایک دوسرے کے قاتل بن جاتے ہیں۔ حالانکہ نبی رحمت ﷺ نے دوٹوک الفاظ میں بیان فرمایا کہ "اتقوا اللہ واعدلوا فی اولادکم" ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل و انصاف کا معاملہ کرو۔ (رواہ مسلم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد (بشیرؓ) مجھے لئے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس ایک غلام تھا۔ میں نے اس لڑکے (نعمان) کو بخش دیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا "کیا اپنے سب لڑکوں کو دیا ہے؟" میرے والد نے کہا نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس غلام کو تو واپس لے لے۔ ایک دوسری روایت میں یہ کہا کیا تو نے اپنے سب لڑکوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل و انصاف کیا کرو۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو مجھے گواہ مت بنا میں ظلم کا گواہ نہ بنوں گا۔ ایک تیسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سب لڑکے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں تو میرے باپ نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا پھر ایسا مت کرو۔

اس طرح والدین کی عزت ساری اولاد یکساں کرے گی اگر ایک کو زیادہ اور دوسروں کو کم دیا تو اس سے والدین اور اس بھائی جس کو زیادہ دیا ہے نفرت کا بیج بویا جائے گا۔ یا ایسی مرتے وقت وصیت کر دی جو شرعا ناجائز ہے اس پر عمل کرنا بھی جائز نہیں جس طرح نبی رحمت ﷺ نے اس صحابی کے بارے میں کہا کہ اس نے بہت برا کیا ہے کہ اس نے تمام غلام آزاد کر دیئے تھے جو کہ ورثا کے ساتھ زیادتی تھی اس طرح اس وصیت کو بدل کر ان تمام غلاموں میں قرعہ ڈال کر ایک تہائی غلام آزاد کر دیئے اور باقی اس کے ورثا کو دے دیئے۔ اس طرح آج ایک اور روش چل نکلی ہے کہ اخباروں میں اشتہار دے کر اپنے نافرمان لڑکے کو منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے عاق کر دیا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ کسی کو اپنی وراثت سے محروم کر دے اس طرح ان کے اشتہار دینے سے وہ وراثت سے محروم نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ قانون جس کو اللہ نے اپنی مقدس کتاب لا ریب فیہ میں بیان کیا اور جو شخص اس قانون وراثت کو پامال کرتے ہوئے کسی نافرمان بیٹے کو اپنی جائیداد سے محروم کیا اس نے اللہ کے ضابطہ وراثت کی کھلی بغاوت کی اور اسی طرح ہی آج کل لڑکیوں کو بھی خاص کر ہمارے معاشرے میں ایک سے ایک طبقہ جو زمیندار جاٹ برادری زمینوں کی مالک ہے اپنی اس جائیداد میں لڑکیوں کے حصہ وراثت کا تصور ہی نہیں بڑے بڑے حاجی نمازی اور صاحب عقیدہ بھی لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرتے نظر آتے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کے بیٹوں کو یہ تصور ہی نہیں ہوتا کہ اس منقولہ و غیر منقولہ جائیداد میں ہماری بہنوں کا بھی حق ہے۔ اگر وہ اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہیں تو ان سے وہ سلوک کیا جاتا ہے کہ پھر وہ ساری زندگی یاد رکھتی ہیں۔ اگر وہ قانونی چارہ جوئی سے اپنا حق لے لیتی ہیں تو پھر یہ بھائی ان سے اپنا ناطہ ہی توڑ لیتے ہیں حالانکہ اس نے اپنا حق لیا ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو۔ اور عورتوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو۔ خواہ مال تھوڑا ہو یا زیادہ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حصہ مقرر ہے" (سورہ النساء ۷)

اس فرمان ربانی کے پیش نظر کسی وارث کو بلاوجہ شرعی وراثت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی کی وراثت کو ختم کرتا ہے جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کی ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم کر دیں گے۔ (شعب الایمان بیہقی)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس وراثت کے مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ”ایک لڑکے کو دو حصے اور ایک لڑکی کو ایک حصہ دیا جائے اور انکی ماں کو جو بیوہ ہوگئی ہے اس کو آٹھواں حصہ دیا جائے۔ اگر کوئی اس پر قرضہ ہے یا اس نے کوئی وصیت کی ہے تو یہ دونوں کام اس کی کل جائیداد سے نکال کر باقی وارثوں میں اللہ تعالیٰ کے قانونِ وراثت کے ضابطہ کے مطابق تقسیم کردی جائے۔“

یہ جائیداد خواہ وہ کسی شکل میں کیوں نہ ہو اس کا کیا فائدہ جو کل قیامت کو جہنم میں لے جائے۔ کیونکہ یہ زمین یہ مال ومتاع جو انسان اپنی ملکیت تصور کرتا ہے یہ سب اس جہان میں ہی چھوڑ جانی ہے جس طرح ہمارے آباؤ اجداد چھوڑ کر خالی ہاتھ دنیا سے چلے گئے ہم نے بھی اسی طرح ہی چلے جانا ہے نہ کوئی دنیا کا مال لے کر گیا ہے اور نہ کوئی لے جائے گا۔

وہاں تو وہی عمل کام آئے گا جو ہم نے کتاب وسنت کے مطابق دنیا میں کیا اس لئے ان حقوق کو پامال کرکے اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے اگر باپ نے زندگی میں حقوق العباد کے سلسلہ میں کوئی غلط اقدام کیا تھا جیسا کہ وراثت کا مسئلہ، بیٹیوں کی وراثت کا مسئلہ یا وصیت ایسی کی جو شرعاً غلط تھی یا عاق نامہ لکھ کر بیٹے کو جائیداد سے محروم کرنا جیسے غلط اقدام کئے تو اسے مرنے کے بعد کالعدم کیا جاسکتا ہے۔ اور اس میں مناسب ترمیم کرکے کتاب وسنت کے مطابق کرنا ضروری ہے مرحوم کے ساتھ بھی ہمدردی کا یہی تقاضا ہے کہ اس کے غلط اقدام کو برقرار رکھ کر اس کے بوجھ کو زیادہ وزنی نہ بنائیں۔ ان حقوق کا معاملہ جس قدر حساس اور نازک ہے میری ساری تحریر کا اصل ہدف وراثت اور خاص کر لڑکیوں کی وراثت کے مسئلہ کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ تاکہ کہیں کل قیامت کو انہیں معاملات میں نہ پھنس کر رہ جائیں اور زندگی بھر کی کمائی ہوئی نیکیاں بھی دے کر جان کی خلاصی نہ ہو کیونکہ انسان کی نظر صرف ایک طرف ہی ہوتی ہے دوسری طرف شیطان اپنا کام کر جاتا ہے۔ یعنی انسان حقوق اللہ کی ادائیگی کے ذریعہ کمایا ہوا نیکیوں اور اجروثواب کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بعض اوقات حقوق العباد جس میں اولاد بھی شامل ہے میں کوتاہی کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے۔ اور انسان اپنی زندگی بھر کی محنت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ آدمی کی نظر اپنی نیکیوں پر ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجروثواب کی امید رکھے آخرت میں نجات کا منتظر ہوتا ہے لیکن اس کی ان حقوق کے پامال ہونے پر نظر نہیں ہوتی وہ اس ضمن میں ایسی سنگین غلطیاں کر بیٹھتا ہے کہ قیامت کے روز اپنا سب کچھ ہی گنوا بیٹھتا ہے آخر میں اللہ رب العلمین سے دعا و التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمان مرد وخواتین کو دنیا میں رہتے ہوئے ان حقوق کو جو حقوقِ اولاد ہیں جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے صحیح ادا کرنے کی توفیق دے اور اس اولاد کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں ایک نعمتِ عظیمہ ملی ہوئی ہے اور پھر یہ ایک اللہ تعالیٰ کی امانت بھی ہمارے سپرد ہے ان کی تعلیم و تربیت کتاب وسنت کے مطابق کرنے کی توفیق دے اور ہمارے لئے آخرت میں حصولِ جنت کا ذریعہ بنائے۔

آمین یارب العلمین

## بقیہ: حرمت شراب

ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔

۱۔ شراب کو سرکہ میں تبدیل کرکے بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ سرکہ بنفسہ حلال ہے اور نشہ آور نہیں ہے۔

۲۔ حرام چیز کو کسی دوسری کیفیت میں تبدیل کرکے استفادہ کرنے والوں پر اللہ کے رسول نے لعنت فرمائی ہے۔ اگرچہ اس کی حرمت کی علت اس میں باقی نہ رہی ہو۔

۳۔ نہ تو شراب کے ساتھ علاج معالجہ جائز ہے نہ کسی ایسی دوا سے جس میں شراب شامل ہو۔

۴۔ شراب کی ہلکی سے ہلکی مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔

رہا ہومیو پیتھک طریق علاج کا مسئلہ سو اگر اس میں ایسا مائع (LIQUID) استعمال ہوتا ہو جس مین الکوحل موجود ہو تو اس سے تیار شدہ دواؤں سے علاج معالجہ حلال و جائز نہیں ہے۔ اور اس اصول میں ہومیو پیتھی ہی نہیں بلکہ سب طریقہ ہائے علاج شامل ہیں۔ البتہ ہومیو پیتھی کی زیادہ تر ادویہ ریکٹی فائید سپرٹ میں تیار ہوتی ہیں۔ جس میں دور جدید کی معروف شرابوں کی نسبت الکوحل کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ نشہ آور شرابوں میں دو فیصد سے لیکر زیادہ سے زیادہ ساٹھ فیصد تک الکوحل موجود ہے اور ہومیو پیتھک ادویہ کی اساس (Base) میں ۶۰ تا ۹۰ فیصد تک الکوحل موجود ہے۔ اور الکوحل کا مطلب (THE PURE SPIRIT OF WINE) خالص روح شراب ہے۔ لہٰذا ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کو (RECTIFIED SIPIRT) کا جلد ہی کوئی نعم البدل تلاش کرنا چاہئے جو ادویہ کو حرمت کی آلائش سے مبرا کردے۔